تصوّف پر ایک جامع اور مستند کتاب

اُردو ترجمہ

ارشاد السلوک

امام ربّانی قطب صمدانی

حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

مترجم

پروفیسر محمد عبد المغنی

ارشاد السلوک

اردو ترجمہ

امداد السلوک

تصنیف

امام ربانی قطب صمدانی

حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

ترجمہ

پروفیسر محمد عبد المغنی مرحوم

فیض یافتہ

قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری قدس سرہٗ

دار التحقیق والاشاعت

اردو بازار لاہور۔

کتاب : ارشاد السلوک اُردو ترجمہ امداد السلوک

مصنف : حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

مترجم : پروفیسر محمد عبد المغنی (مرحوم)

اشاعت : جون 2002ء

کمپوزنگ : نساء آرٹ گرافکس Ph: 7210075

ناشر : دار التحقیق والاشاعت اُردو بازار لاہور۔

اہتمام : عبید اللہ راؤ (0320-4615631)

پرنٹرز : حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور

قیمت : 100/روپے

مکی دار الکتب

32۔ میکلیگن روڈ، چوک اے جی آفس لاہور

Ph: 042-7239138.

E-mail: makkidarulkutab@hotmail.com

طیب پبلشرز

5۔ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ Ph: 7241778

انیسویں فصل

رؤیا، مکاشفات، واقعات اور وسوسوں کے بیان میں

اہل خلوت کے بعض واقعات:

حق تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نے گیارہ ستاروں سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے جب سالک مجاہدہ اور ریاضت شروع کرتا ہے اور نفس کے پاک اور صاف کرنے میں اور مراقبہ میں کوشش کرتا ہے تو اس کا عالم ملکوت پر گزر ہوتا ہے لہٰذا کبھی مکاشفہ کے طور پر کبھی سچے خواب کی طرح کبھی بطور واقعہ ہر مقام کے مناسب حال اس پر واقعات کھلتے ہیں۔

واقعہ، مکاشفہ اور خواب میں فرق:

ذکر کے وقت اور استغراق (حال کی محویت) میں کہ تمام محسوسات اس سے غائب ہو جاتی ہیں تو اس وقت بعض غیبی باتوں کی حقیقت کے منکشف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اگر اس وقت سالک سونے جاگنے کی درمیانی حالت رکھتا ہو تو اس کشف کو اصطلاح صوفیہ میں ''واقعہ'' کہتے ہیں اور اگر عین بیداری اور حضور ہو تو ''مکاشفہ'' کہتے ہیں اور اگر سویا ہوا ہو تو ''خواب'' (رویائے صالحہ) کہتے ہیں اور خواب کبھی سچا اور موافق ہوتا ہے اور کبھی جھوٹا مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیوں کہ اللہ پاک نے روح کے بدن کے پردہ سے جدا ہونے کی حالت میں یہ دکھلاتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس بھی روح کے ساتھ شریک ہوتا ہے اس وجہ سے سچ اور جھوٹ دونوں مل جاتے ہیں اس لیے جو کچھ سچ ہو وہ تو روح کا

معلوم کیا ہوا ہے اور جو جھوٹ ہے نفس کا معلوم کیا ہوا ہے کیوں کہ سچ روح کی صفت ہے اور جھوٹ نفس کی صفت ہے۔ اور سچے خواب نبوت کا جزو ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت سے ثابت ہے کہ ابتدائے وحی آنحضرت ﷺ کے سچے خواب ہی تھے ان کی تعبیر صبح صادق کی طرح موافق ہوتی تھی جب مرید ''واقعہ'' میں دیکھتا ہے کہ درندوں، جانوروں، سانپوں اور اور بچھوؤں وغیرہ سے لڑ رہا ہے اور انہیں قتل کر رہا ہے یا کافروں اور ملحدوں سے بحث کر رہا ہے تو شیخ سمجھ لیتا ہے کہ مرید نفس کے مجادہ میں ہے۔ پس چاہیے کہ سچائی اور ثابت قدمی کا حکم کرے تا کہ مرید مجاہدہ اور نفس کے مکر سے غافل نہ بیٹھے۔

عناصر کی خصوصیات:

جسم انسانی کے چاروں عنصروں میں سے ہر ایک عنصر کی کچھ لازمی خصوصیتیں ہیں۔

(۱) خاک کے حصہ کی لازمی خصوصیتیں کثافت[۱] کدورت، ظلمت، جہالت، ثقالت، قساوت ہیں۔ جب صاحب خلوت مجاہدہ کرنے لگتا ہے تو یہ غلاظت اور گرانی لطافت اور صفائی میں بدل جاتی ہے۔ سالک جب اس عنصر سے گزرتا ہے تو ''واقعہ'' میں بیابان ریگستان مکانوں کے کھنڈر نظر آتے ہیں۔

(۲) پانی کے عنصر کی لازمی خصوصیتیں لوگوں سے ملنے جلنے کی رغبت، اثر قبول کرنا، تلون مزاجی، بھول، اور نیند کی خواہش ہیں جب سالک اس عنصر سے گزرتا ہے تو ندیاں، سمندر، تالاب، اور سبزے مشاہدہ کرتا ہے۔

(۳) ہوا کے حصہ کی لازمی خصوصیتیں شہوتوں کی رغبت، زیادہ رنجیدہ ہونا اور جلدی جلدی ایک حال سے دوسرے حال میں بدلنا ہیں۔ سالک کو اس عنصر سے گزرنے کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوپر کی طرف جا رہا ہے اور ہوا میں اڑ رہا ہے۔

(۴) آگ کے حصہ کی لازمی خصوصیتیں غصہ، غرور، عروج، حکومت، بلند مرتبہ اور جاہ کی طلب ہے۔ جب اس عنصر پر گذرتا ہے تو چراغ مشعل، بجلی وغیرہ جلنے والی چیزیں نظر

---

[۱] تیرگی سیاہی، نادانی، گرانی، سختی ۱۲۔

آتی ہیں۔ یہ حصہ تمام عنصروں کا آخر ہے۔ اور یہ جو حضور سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ آخر کار صدیقین کے دل سے حکومت اور جاہ کی محبت دور کرتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ سب کے بعد آگ کے عنصر سے رہائی پاتے ہیں کیوں کہ یہ خصوصیت اکثر لوگوں پر غالب ہوتی ہے۔

مکاشفوں کی تعبیر:

جب (۱) روح کی حقیقت کا مکاشفہ ہوتا ہے تو آفتاب نظر آتا ہے۔ اور جب (۲) قلب کی حقیقت کا مکاشفہ ہوتا ہے تو چاند نظر آتا ہے۔ جب (۳) قلب کی صفتیں سالک پر چمکتی ہیں تو ستارے نظر آتے ہیں۔ اس تیسری آخری قسم میں جھوٹ کا دخل بھی ممکن ہے۔ لیکن محض جھوٹ نہیں ہوتی کیوں کہ روح کے ادراک[1] سے خالی نہیں ہے۔ اس لیے تعبیر اور تاویل کرنے والے کو چاہیے کہ روحی معلومات کی حقیقتوں کو نفسانی خطروں کے شائبوں سے فرق کر کے روحی مدرکات کی تعبیر و تاویل کرے' اور انسانی خطروں کی طرف توجہ نہ کرے۔ خیال مجرد بھی خطرہ نفسانی ہے کیوں کہ قوت متخیلہ پر صورت خیالی کو ایک لباس دے کر نفس کی نظر کے سامنے کرتی ہے اس خطرہ کا مشاہدہ اسی شکل میں واقع ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص نفس کی خواہش کے لیے اور خلق میں شہرت اور قبولیت کے لیے مجاہدہ کرتا ہے تو واقعہ میں دیکھتا ہے کہ تمام لوگ اس کی تعظیم اور اس کو سجدہ کر رہے ہیں۔ تعبیر دینے والے کو چاہیے کہ اس کی تعبیر نہ بیان کرے اور اس کو خیال باطل شمار کرے اور جان لے کہ یہ اس کی نفسانی خواہشوں اور آرزوؤں کا نتیجہ ہے جو اس کے مطلب کے مطابق یہ واقعہ دکھا رہا ہے۔ اگر اس قسم کے خواب نظر آئیں تو انہیں ایسے پریشان خواب سمجھے جن کی تعبیر خواب غلط ہونے کی وجہ سے درست ہی نہ ہو غرض ایسے واقعہ اور خواب جھوٹے ہوتے ہیں اور تعبیر کے قابل نہیں ہوتے۔

---

[1] علم دریافت

عالم غیب:

بعض چیز عالم غیب میں ایسی ہوتی ہے کہ جس کا عالم شہادت میں ظاہر ہونا ممکن ہی نہیں جیسے جنت، دوزخ، عرش، کرسی، لوح وقلم اور بعض کا اس دنیا میں عارضی صورت میں ظاہر ہونا ممکن ہے لیکن ان کی ذاتی اور حقیقی شکل میں ممکن نہیں مثلاً مجرد روحیں اور فرشتے۔ ان کا اصلی صورت میں حاضر ہونا عالم غیب کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام کبھی دحیہ کلبی اور کبھی اعرابی کی صورت اختیار کر کے سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور تمام حاضرین مجلس اس صورت میں دیکھتے تھے۔ یہ صورت دیکھنے والے کی قوت متخیلہ کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اگر یہ قوت متخیلہ کا کام ہوتا تو ہر شخص کو اپنی قوت متخیلہ کے مطابق جدا جدا صورتوں میں نظر آتا' نہ یہ کہ سب ایک ہی شکل میں دیکھتے کیوں کہ سب لوگوں کی قوت متخیلہ ایک طرح کی نہیں ہوتی۔ یہ روحانیت کا اپنی مرضی کے مطابق شکل اختیار کر لینا ان کے اس تصرف کی قوت کی وجہ سے ہے جو اللہ پاک نے انہیں عطا فرمائی ہے۔

زمان اور مکان کے مکاشفے:

بعض مکاشفے ایسے ہوتے ہیں کہ اس دنیا میں لوگ بہت دور کے فاصلہ سے چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں جیسے سرکار عالم ﷺ نے جب اپنی معراج کی خبر دی تو کفار مکہ نے انکار کیا اور کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو بتایئے کہ مسجد اقصیٰ کے کتنے ستون ہیں اسی وقت آپ کی نظر مبارک کے سامنے سے حجاب دور ہو گئے اور آپ نے تمام ستونوں کو گن لیا۔ حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اسی طرف شام کو گیا ہوا قافلہ کہاں ہے فرمایا کہ قافلہ اور مکہ کے درمیان ایک منزل باقی ہے چنانچہ دوسرے دن قافلہ صبح کے وقت مکہ میں داخل ہو گیا۔ یہی بات تھی جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ مجھ کو القا ہوا ہے کہ بنت خارجہ کے پیٹ میں لڑکی ہے پھر لڑکی ہی پیدا ہوئی۔ اسی طرح ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے امیر لشکر بنا کر نہاوند بھیجا اتفاقاً جمعہ کے روز کفار سے مقابلہ ہوا۔ کفار

کی ایک جماعت پہاڑ کے پیچھے گھات میں تھی۔ حضرت عمرؓ مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے اسی وقت فرمایا کہ یا ساریہؓ الجبل یعنی اے ساریہؓ پہاڑ سے خود کو بچا' حضرت ساریہؓ، حضرت عمرؓ کی آواز کو سن کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور اس جماعت کو کیفر کردار پہ پہنچایا۔ اسی طرح مشائخ کرام کے واقعات بھی بہت ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔

واقعات کا فائدہ:

سالک کے لیے واقعات کا فائدہ یہ ہے کہ ان کی وجہ سے وہ نفس کی درستی اور خرابی اور حال کی ترقی اور نقصان پر سیر اور سلوک کے اندر مطلع ہو جائے اور یہ واقعات اس کے دل کے سکون کا سبب ہو جائیں اسے حق اور باطل میں فرق اور تمیز حاصل ہو' نفسانی' شیطانی' حیوانی، سبعی، ملکی، قلبی، روحی اور رحمانی باریک باتوں کو پہچان کر ایک دوسرے سے جدا کر سکے۔

بری عادتوں کی صورتیں:

جب بری عادتیں مثلاً لالچ، کنجوسی، حسد وغیرہ غلبہ کرتی ہیں تو قوت متخیلہ ہر ایک بری عادت کو اس جانور کی شکل دے کر جس میں یہ عادت نمایاں ہو سامنے لاتی ہے جیسے حرص کی عادت چوہے اور چیونٹی کی شکل میں آتی ہے۔ شرارت کی عادت سور کی شکل میں، خود بینی ریچھ کی شکل میں، کنجوسی کتے یا بندر کی شکل میں، کینہ سانپ کی شکل میں، غرور اور غصہ چیتے کی شکل میں، درندگی کی عادت شیر یا اور کسی اور درندہ کی شکل میں، شہوت گدھے کی شکل میں، حیوانی عادت بکری کی شکل میں، شیطانی عادت شیطانوں، جنوں اور غولوں کی شکل میں مکر وحیلہ لومڑی اور خرگوش کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ اس لیے جب یہ شکلیں نظر آئیں جان لے کہ ان صفتوں کا غلبہ سالک پر ہے تاکہ مجاہدہ اور تزکیہ میں مصروف ہو جائے اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اگر ان صورتوں کو اپنا مطیع اور مسخر پائے تو جان لے کہ ان عادتوں سے گذر رہا ہے۔ اگر دیکھے کہ وہ ان جانوروں کو مغلوب اور قتل کر رہا ہے تو سمجھے کہ ان